ترتیب

صدرِ پاکستان کا خطاب (۸-جولائی ۱۹۷۲ء) ۔۔۔۔۔۔ ۳
لسانی بل ۔۔۔۔۔۔ ۵
صدرِ پاکستان کا خطاب (۱۵ جولائی ۱۹۷۲ء) ۔۔۔۔۔۔ ۹
لسانی سمجھوتہ کا آرڈی نینس ۔۔۔۔۔۔ ۱۴
خاص خاص باتیں ۔۔۔۔۔۔ ۱۶

صدر جناب ذوالفقار علی بھٹو نے ۸- جولائی ۱۹۷۲ء کو قوم کے نام خطاب فرمایا تھا۔ اس تقریر کا اُردو ترجمہ پیشِ خدمت ہے :-

مجھے یہ سُن کر دُکھ ہوا کہ سندھ میں لسانی تنازعہ سے ایسی صورت حال پیدا ہو گئی ہے، جس میں خون بہہ رہا ہے۔ تاریخ کے ابتدائی دور ہی سے صوبۂ سندھ مہمان نوازی کی شاندار روایات کا حامل رہا ہے۔ عرب، افغانی، بلوچی، راجپوت اور بہت سے دیگر قبائل اور نسلیں اس میں آکر آباد ہوئیں۔ سندھ کی ثقافت اس قدر مالامال ہے اور اس میں اتنی برداشت اور رواداری ہے کہ اس نے اپنی سرزمین میں تمام اقوام کے لوگوں کو جذب کیا اور ساتھ ہی اپنے مقامی رنگ و حیثیت کو کوئی نقصان نہ پہنچنے دیا۔ اس لئے یہ اور بھی زیادہ افسوسناک ہے کہ زبان کے سوال پر یہ جھگڑا اسی صوبے میں رہنے والے بھائیوں کے درمیان پیدا ہوا ہے۔ ہم مساوات کے اُصول کے پابند ہیں۔ ہماری دلی تمنا یہ ہے کہ ہمارے عوام، ہمارا معاشرہ، ہماری ثقافت اور ہماری زبانیں پھلیں پھولیں۔ ہمارے ملک میں ایک طبقہ نے دوسرے طبقہ کا استحصال کیا ہے۔ جس کی وجہ سے ملک کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچ چکا ہے لیکن ہم اس بات کا تہیّہ کر چکے ہیں کہ یہ نقصان پورا ہو ساتھ ہی ہم اس کا بھی عزم کر چکے ہیں کہ کوئی جوابی ناانصافی کر کے اس نقصان کو پورا نہیں کیا جائے گا۔

اُردو قومی زبان ہے اور اس کی اہمیت سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ سندھی صدیوں پُرانی زبان ہے اور پوری طرح ترقی یافتہ ہے۔ لیکن ماضی قریب میں اسے اس کے جائز مقام سے محروم رکھا گیا ہے دونوں زبانوں کے حامیوں کو چاہیئے کہ وہ صوبہ سندھ میں ایک ساتھ رہنے کا سبق سیکھیں۔ یہ مسئلہ بھی ہمارا پیدا کردہ نہیں ہے بلکہ اس خوفناک ورثہ کا ایک حصّہ ہے

جو ہمارے پیشرو چھوڑ کر گئے ہیں۔

میں نے گورنر سندھ سے کہا ہے کہ وہ لسانی بل غور کے لئے میرے سامنے پیش کریں۔ میں نے گورنر سے یہ بھی کہا ہے کہ وہ تمام طبقوں کے نمائندوں کو مدعو کریں تاکہ وہ ۱۰ جولائی کو میرے ساتھ بیٹھ کر بل پر بات چیت کریں اور دیکھیں کہ منتخب اسمبلی نے جو بل منظور کیا ہے۔ اس کے عام دائرے میں رہتے ہوئے کیا رد و بدل کیا جا سکتا ہے۔ میں ایک بار پھر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس نازک موقع پر جبکہ ملک انتہائی نازک بحران سے گذر رہا ہے، ہر شہری کو چاہیئے کہ وہ ان مشکل حالات پر قابو پانے میں مدد دے اور اپنی ذمہ داری پوری کرے۔ مجھے یقین ہے کہ ہر پاکستانی میری اس بات سے اتفاق کرے گا کہ کوئی ایسی کارروائی نہیں کرنی چاہیئے جس سے لوگوں کے درمیان اشتعال پیدا ہو اور ان کے جذبات بھڑکیں۔ خیر سگالی کے جذبہ سے کام لیا جائے تو ہم اپنی تمام مشکلات پر قابو پا سکتے ہیں اور ان تمام مسائل کا منصفانہ حل تلاش کر سکتے ہیں۔ میں تمام شہریوں سے خیر سگالی اور مفاہمت کی اپیل کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ کوئی بھی تعاون کرنے سے انکار نہیں کرے گا۔

ہمیں پاکستان کو از سر نو تعمیر کرنا ہے۔ ابھی بہت سا تعمیری کام انجام دینا باقی ہے۔ یہ ایک جہاد ہے جس میں ہم سب کو شریک ہو جانا چاہیئے۔ میں آپ سب سے اپیل کرتا ہوں کہ اپنے کام اور اپنی ڈیوٹی پر واپس آ جائیں اور ایک دوسرے کا خون بہانا بند کر دیں۔ مجھے یقین ہے کہ میری یہ اپیل بیکار نہیں جائے گی بلکہ اس پر توجہ دی جائے گی۔ میں ایک بار پھر عرض کرتا ہوں کہ میں نے پرانے اور نئے سندھیوں کے نمائندوں کو دعوت دی ہے کہ وہ ۱۰ جولائی کو راولپنڈی میں مجھ سے ملاقات کریں۔ اگرچہ اس دن قومی اسمبلی ایک اور اہم معاملہ پر غور کرے گی۔ پھر بھی میں صوبہ سندھ کے ان نمائندوں سے بات چیت کروں گا۔ میں ان لیڈروں سے ملاقات کے لئے ضرور وقت نکالونگا ان سے اس مسئلہ پر بات چیت کروں گا۔ میں انھیں اس وقت تک جانے نہیں دونگا جب تک وہ ایک متفقہ حل میرے سامنے نہیں رکھیں گے۔ مجھے امید ہے کہ یہ لیڈر حقیقت پسندی اور ذمہ داری کے احساس سے کام لیں گے۔

★

سندھ کا (سندھی زبان کی تعلیم، فروغ اور استعمال کا) بل ۱۹۷۲ء

بل

سندھی زبان کی تعلیم، فروغ اور استعمال کیلئے اقدام کا تشخص

تمہید

ہرگاہ کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے عبوری آئین میں دفعہ ۲۶۷ کے تحت ایک صوبائی مجلس قانون ساز قومی زبانوں کی حیثیت کو متاثر کئے بغیر، قانوناً ایسے اقدامات کر سکتی ہے جن کے تحت قومی زبان کے علاوہ صوبائی زبان میں بھی تعلیم دی جا سکے، اور اس کے فروغ اور استعمال کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

اور ہرگاہ کہ سندھی زبان حکومت سندھ کے محکموں اور دفتروں میں مستعمل ہے

اور ہرگاہ کہ سندھی زبان تعلیمی اداروں میں لازمی مضمون کا درجہ رکھتی تھی، لیکن بعد ازاں مارشل لا حکام کے زبانی احکامات کی وجہ سے اسے ختم کر دیا گیا۔

اور ہرگاہ کہ صوبۂ سندھ کے باشندوں کا فطری جذبہ اور خواہش ہے کہ سندھی زبان میں تعلیم دی جائے اور اس کے استعمال کو فروغ دیا جائے۔

لہٰذا، مندرجۂ ذیل قانون کی تشکیل کی جاتی ہے:

۱۔ مختصر نام، آغاز اور وسعتِ اطلاق

(۱) یہ قانون سندھ کا (سندھی زبان کی تعلیم، فروغ اور استعمال کا) ایکٹ ۱۹۷۲ء کہلائے گا۔

(۲) اس قانون کا صوبۂ سندھ میں فوری نفاذ ہوگا اور اس کا اطلاق پورے سندھ پر ہوگا۔

۲۔ تعریف

اس ایکٹ میں مندرجۂ ذیل الفاظ کے معنی و مطالب علی الترتیب مستعملہ ہیں، تاوقتیکہ اس کے سیاق وسباق کی تفہیم کے لئے کوئی اور ضرورت نہ ہو۔

(الف) "اسمبلی" بہ معنی سندھ کی صوبائی اسمبلی۔

(ب) "گورنمنٹ" بہ معنی حکومتِ سندھ۔

(ج) "ڈیپارٹمنٹ آف گورنمنٹ" بہ معنی حکومت کا کوئی محکمہ بشمول خود مختار ادارہ، لوکل کونسل یا لوکل اتھارٹی۔

(د) "انسٹی ٹیوشن" بہ معنی اسکول، کالج، یونیورسٹی یا کوئی اور تعلیمی ادارہ۔

۳۔ صوبائی زبان

سندھی، صوبۂ سندھ کی صوبائی زبان کی حیثیت سے استعمال کی جائے گی۔

۴۔ سندھی کی تعلیم

(۱) سندھی اور اُردو کو چوتھی جماعت سے بارہویں جماعت تک ان تمام اداروں میں جہاں ان کی کلاسیں ہوتی ہیں۔ لازمی مضمون کی حیثیت دی جائے گی۔

(۲) سندھی کو لازمی مضمون کی حیثیت سے نچلے درجے، یعنی چوتھی جماعت سے لازمی کیا جائے گا اور بتدریج بارہویں جماعت تک نافذ و رائج کیا جائے گا۔

۵۔ سندھی زبان کا فروغ

حکومت سندھی زبان کے ثقافتی فروغ اور ترقی کے لئے اکیڈمیاں اور بورڈ قائم کرسکتی ہے۔

۶۔ سندھی کا استعمال

عبوری آئین کی دفعات کو مدِنظر رکھتے ہوئے حکومت سرکاری محکموں، دفاتر، بشمول عدالتوں اور اسمبلی میں سندھی زبان کے ترقی پسندانہ استعمال کے لئے انتظامات کرسکتی ہے۔

۷۔ قواعد وضع کرنے کا اختیار

(۱) اس ایکٹ کے مقاصد کی تکمیل کے لئے حکومت قواعد وضع کرسکتی ہے۔

(۲) خاص طور پر ایسے قواعد جو ان مقاصد کے لئے ہوں:

(الف) سندھی زبان کو بتدریج تعلیم کے لئے مضمون بنانا۔

(ب) اکیڈمیاں اور بورڈز بنانا اور ان کے اختیارات اور کام متعین کرنا۔

(ج) سندھی زبان کو سرکاری محکموں، دفاتر، اسمبلی، عدالتوں اور اداروں وغیرہ میں بتدریج رائج کرنا۔

اغراض ومقاصد:

اسلامی جمہوریۂ پاکستان کے عبوری آئین کی دفعہ ۲۶۷ میں کہا گیا ہے کہ قومی زبان کی حیثیت کو متاثر کئے بغیر صوبائی اسمبلی قومی زبان کے علاوہ ایک صوبائی زبان کی تعلیم، فروغ اور استعمال کے لئے قانون بنا سکتی ہے۔ صوبۂ سندھ کی یہ فطری اُمنگ اور خواہش ہے کہ حکومت کے محکموں کا کام سندھی زبان میں کیا جائے۔ فی الوقت حکومت کے بیشتر محکموں میں سندھی زبان میں خط وکتابت اور کام ہوتا ہے، اس لئے ضروری سمجھا گیا ہے کہ حکومت کو سندھی زبان کی تعلیم اور استعمال کے اختیارات ہوں۔ یہ اختیارات بہرصورت اُردو کے استعمال کو متاثر کئے بغیر ہوں گے۔

دستخط / ممتاز علی بھٹو
(منسٹر انچارج)

دستخط / بی - جی - این - قاضی
(سیکرٹری محکمۂ قانون، حکومت سندھ)

دستخط / جمال الدین ابڑو
(سیکرٹری، سندھ صوبائی اسمبلی)

——— ٭ ٭ ٭ ———

صدرِ عوام، جناب ذوالفقار علی بھٹو نے
۱۵ - جولائی ۱۹۷۲ء کی رات کو،
ریڈیو پاکستان اور کراچی ٹیلی وژن سے
انگریزی، اُردو اور سندھی میں عوام
سے خطاب کیا۔ ذیل میں اس برجستہ
تقریر کا متن دیا جارہا ھے :

میں سندھ کے عوام سے خصوصاً اور پاکستان کے عوام سے عموماً مخاطب ہوں مجھے اطمینان ہے کہ نئے اور پرانے سندھیوں کے نمائندے زبان کے افسوسناک تنازعہ کے بارے میں ایک متفقہ فارمولا تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ اگر دونوں طبقوں کے نمائندوں نے مثبت اور حب الوطنی پر مبنی رویّہ اختیار کیا تو کوئی وجہ نہیں کہ اس تنازعہ کا حل تلاش نہ کر لیا جائے چنانچہ مثبت اور حب الوطنی کا رویّہ اختیار کیا گیا اور نتیجہ متفقہ فارمولے کی شکل میں ہمارے سامنے ہے۔ ہر شخص اس لسانی بل کے مندرجات سے آگاہ ہے جو سندھ اسمبلی نے ۷ جولائی کو منظور کیا تھا۔ اگرچہ اس بل میں واضح طور پر کہا گیا تھا کہ اُردو کو پورا تحفظ دیا جائیگا لیکن بعض شبہات کا اظہار کیا گیا۔ یہ شبہات گورنر سندھ کی طرف سے آرڈیننس کے نفاذ سے ختم ہو جائیں گے۔ اس دوران آپ لوگوں نے جو تشدّد کیا، وہ کیا واقعی ضروری تھا اور پُرامن طریقے

سے کوئی حل تلاش نہیں کیا جاسکتا تھا؟ لوگوں کو چاہیئے کہ وہ آپس کی لڑائی اور طبقاتی تشدّد کی کارروائیاں بند کریں اور پُرامن طریقے سے رہیں۔ عوام ٹھنڈے دل سے غیر جذباتی ہو کر لسانی بل کو پڑھیں تو انھیں معلوم ہوگا کہ اس میں کوئی غلط بات نہیں ہے۔ میں نے ملک میں جمہوری اداروں کے فروغ کے لئے ہر ممکن کوشش کی ہے، میں نہیں چاہتا کہ یہ جمہوری ادارے تباہ ہوں۔ لسانی بل ایک منتخبہ اسمبلی نے پاس کیا ہے۔ ۱۹۵۹ء میں ایک فوجی آمر کی ذاتی خواہش پر سندھ میں سندھی زبان کے استعمال پر پابندی لگا دی گئی تھی۔ خیالات کے اظہار کی سب سے بہتر جگہ اسمبلی ہے لیکن جہاں یہ ممکن نہیں وہاں دوسرے ذریعوں سے رائے عامہ تیار کی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ میں نے غیر معمولی اقدامات کئے اور دونوں گروپوں کے نمائندوں کا اجلاس بلایا تاکہ کوئی سمجھوتہ ہو سکے۔ اس سمجھوتہ کے بعد صوبہ سندھ میں خونریزی اور تشدّد بند ہونا چاہیئے۔ عوام کو معمول کے مطابق اپنا کام کرنا چاہیئے اور اخوت کے احساسات اور خیرسگالی کے جذبات ابھارنے چاہئیں۔ جونہی لسانی بل پر بے چینی اور عدم اطمینان کا اظہار کیا گیا، میں نے کانفرنس بلائی اور امن و سکون کی اپیل کی لیکن افسوس میری اپیل پر کان نہ دھرا گیا اور تشدد اور خونریزی جاری رہی۔ میں عوام سے پوچھتا ہوں کہ کیا یہ سب کچھ ضروری تھا؟ خاص طور پر ایسے وقت میں جب کہ ملک اپنی بقا کی سنگین آزمائش سے گذر رہا ہے۔ مجھے امید ہے کہ عوام اب حقیقتِ حال کو سمجھیں گے اور خونریزی بند ہو جائیگی کیوں کہ ہم اس کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ انھوں نے کہا کہ سندھ کے عوام اپنے ثقافتی ورثے پر فخر کر سکتے ہیں۔ انہیں فضول تنازعوں میں نہیں اُلجھنا چاہیئے اور اپنی تمام تر توجہ پاکستان کو جدید ترقی پذیر، خوشحال اور مضبوط ملک بنانے کے لئے وقف کر دینی چاہیئے۔

آج میں کراچی پہنچا تو لوگوں کے چہروں پر مایوسی اور وہم و گمان کے سائے تھے۔ اسکی وجہ یہ نہیں تھی کہ میں نے غلط فیصلہ کیا تھا بلکہ اس کی وجہ مفاد پرست عناصر اور سرمایہ داروں کے اخباروں کی طرف سے پیدا کردہ غلط فہمیوں کا نتیجہ تھا۔ میں بے شمار مسائل میں گھرا ہوا ہوں۔ بھارت کے ساتھ کشمیر کا مسئلہ، بنگلہ دیش اور بہاریوں کی واپسی کا مسئلہ، جمہوری اداروں کی بحالی معیشت کی تعمیر اور اس کے کئی مسائل کا سامنا ہے۔ ان تمام مسائل پر متوازن غور و فکر کی ضرورت ہے۔ مجھے اہم فیصلے کرنے پڑتے ہیں۔ ان کے نفاذ سے کچھ لوگ ضرور ناخوش ہوں گے لیکن پھر بھی میں ہر ایک کو خوش نہیں کر سکتا۔ اگرچہ میں سب کے ساتھ یکساں سلوک کرتا ہوں۔ مجھے ان زندگیوں کے تلف ہونے سے سخت دکھ ہوا ہے جو حال ہی میں ضائع ہوئی ہیں۔ اس سے مجھے سیاسی طور پر نہیں ذاتی طور پر دُکھ اور رنج ہوا۔

سندھ کے عوام کو باہمی جھگڑے ترک کر کے ملک کو خوشحال اور مضبوط بنانے کے لئے جدوجہد کرنی چاہیئے۔ آپ صورتِ حال کی سنگینی کو سمجھیں اور ایک دوسرے کے خون میں ہاتھ رنگنے بند کریں۔ زبان کا تنازعہ کھڑا کرنے والوں کو اُردو سے کوئی ہمدردی نہیں بلکہ سرمایہ دار اور مفاد پرست عناصر موجودہ عوامی حکومت کو ناکام بنانے کی سازش کر رہے ہیں۔ میرے پاس اس بات کا ثبوت موجود ہے کہ سرمایہ داروں نے موجودہ جھگڑا کھڑا کرنے کے لئے لاکھوں روپے خرچ کئے۔

آپ لوگوں نے میرے ساتھ بڑی زیادتی کی ہے۔ میں اردو کے خلاف کبھی خواب میں بھی سوچ نہیں سکتا۔ میں نے بڑی کوشش کی کہ اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوئی صورت نکل آئے لیکن یہ ناسُور بڑھتا چلا گیا۔ ایک فیصلہ ہوتا تو میں کہہ دیتا یوں کر لو لیکن مجھے ہزار فیصلے کرنے ہیں۔ دستور، مارشل لا، جمہوریت، صوبائی خودمختاری، بہاریوں کا مسئلہ، بھارت اور بنگلہ دیش کے معاملات ایسے بے شمار مسائل ہیں جن سے مجھے نمٹنا ہے میں ان سے بھاگنا نہیں چاہتا۔ میں نے غداری نہیں کی۔ لوگ کہتے تھے پاکستانی صدر دو۔ آپ کو اور کس طرح پاکستانی صدر ملے گا؟ میں نے بچپن سے پاکستان کی خدمت کی ہے۔ کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے پاکستان کے خلاف کام کیا یا اس سے دشمنی کی۔ اقوام متحدہ میں، تاشقند میں ہر جگہ پاکستان کی خدمت کی۔ مجھ سے صرف یہ خطا ہوئی کہ میں چاہتا ہوں کہ غریب کی زندگی بہتر بنے۔ سرمایہ داری نظام ختم ہو اور ان کا مستقبل محفوظ ہو۔ جو لوگ ہنگامہ کرواتے اور شور مچاتے ہیں وہ اردو کے مہربان نہیں ہیں۔ وہ اس حکومت کے دشمن ہیں اور چاہتے ہیں کہ یہ حکومت ختم ہو اور یہ نظام نہ چلے۔ ان لوگوں نے پہلے کہا کہ جنگی قیدیوں اور بہاریوں کو واپس لاؤ جیسے وہ میرے ہاتھ میں تھے۔ ان کا مقصد صرف مشکلات پیدا کرنا تھا۔ انہوں نے مزدوروں کا مسئلہ پیدا کیا۔ میں نے اس وقت کراچی میں تین "ایل" کے بارے میں خبردار کیا تھا۔ لیبر، زبان کا مسئلہ اور ملک میں انتشار پھیلانے کا منصوبہ یہ لوگ زبان کا مسئلہ اٹھانے والے تھے۔ آپ خود زبان کے بل کا جائزہ لیں۔ اسے غور سے پڑھیں، اس میں ایک فقرہ بھی اردو کے خلاف نہیں۔ انہوں نے بل کو نہیں دیکھا۔ ان کا مقصد صرف تعصّب پیدا کرنا تھا۔ وہ انتشار پیدا کرنا چاہتے تھے لیکن یہ حکومت انصاف چاہتی ہے۔ میں آپ سے ہاتھ باندھ کر عرض کرتا ہوں کہ خدا کے لئے اس بات کو سمجھیں۔ میں آپ کی مہربانیوں کی وجہ سے اس کرسی پر بیٹھا ہوں۔ میں آپ کی قربانیوں کو کس طرح بھول سکتا ہوں؟ میں ہر وقت آپ سے ملنے کے لئے تیار ہوں۔ میرے دروازے دن رات عوام کے لئے کھلے ہیں۔ یہ سرمایہ دار استحصال برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ ان لوگوں نے بیس بیس لاکھ روپے اس سلسلے میں دیئے ہیں۔ کون کہتا ہے کہ اردو کا جنازہ نکلے گا؟ پہلے ہم مریں گے۔ آپ بل کو دیکھیں۔ اس پر

غور کریں۔ سرمایہ دار چاہتے ہیں کہ استحصال جاری رکھیں۔ ان کو کیا پروا کہ غریب مریں۔ ان کے صاحبزادے تو محفوظ ہیں۔ وہ اس صورت حال سے ناجائز فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ان لوگوں نے کب غریبوں کی عزت کی ہے؟ میں نے معاملہ حل کرنے کی پوری کوشش کی ہے۔ آپ کو ساری بات بتا دی ہے۔ میں بھاگوں گا نہیں، میں ناظم آباد، لالوکھیت اور گولی مار جاؤں گا میں وہاں کیوں نہ جاؤں؟ میں علی کوثر نہیں ہوں۔

میں کسی کا پِٹھو نہیں ہوں۔ کون مہاجر یہ کہہ سکتا ہے کہ ایوب خان کو واپس لاؤ؟ اس کے واپس آنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ یہ وہی ایوب خان ہے جس نے حیدرآباد میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ یہ لوگ بے وفا ہیں، ہم انھیں بحیرۂ عرب میں پھینکیں گے۔ میں نے اٹھ کر اسے ٹوکا تھا کہ وہ یہ بات کس صورت میں کر رہا ہے؟ یہ وہی ایوب خان ہے جس کے صاحبزادے نے کراچی میں فتح کی پریڈ کی تھی اور گولیاں برسائی تھیں۔ مہاجر کیسے کہہ سکتے ہیں کہ اسے واپس لاؤ۔ یہ سب سازش ہے۔ میں بتاؤں گا کہ ایوب خان کتنا راشی تھا۔ اس نے کتنی رشوت لی تھی۔ غریبوں کا کتنا خون بہایا۔

ہم نے اور مہاجرین نے اکٹھی جدوجہد کی تھی اور ہم اکٹھے رہتے رہے ہیں میرے ذہن میں یہ بات کیسے پیدا ہو سکتی ہے؟ میں مہاجرین کے خلاف کیسے سوچ سکتا ہوں؟ میرے خاندان میں مہاجرین کے ساتھ شادیاں ہوئی ہیں۔ یہ سب کچھ اندرونی دشمنوں کی سازش ہے۔ انہیں پاکستان کی کوئی پروا نہیں، اپنے سرمائے اور مفادات کی فکر ہے۔ میں سب سے ملنے کے لئے آ رہا ہوں۔ خدا کے لئے اب ہتھیار رکھیں اس سے تعصب بڑھے گا، ختم نہیں ہوگا۔

میں مشکلات سے بھاگنے والا نہیں ہوں۔ میں وہ انسان ہوں جو چیلنج قبول کرنا جانتا ہے مجھے تعاون اور عوام کی مدد کی ضرورت ہے کیونکہ میں آپ کی قوت سے ہی اس مقام تک پہنچا ہوں۔ میں نے بچپن سے ہی پاکستان کی خدمت کی ہے اور بعض دوسرے لوگوں کی طرح پاکستان کی مخالفت نہیں کی تھی۔ میں پاکستان یا اردو کی مخالفت کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ میں اول و آخر پاکستانی ہوں۔ ہاریوں، طلبہ اور سندھ کے دوسرے طبقوں سے مخاطب ہو کر کہتا ہوں کہ میں اسی سرزمین کا فرزند ہوں اور اپنی ہی سرزمین سے غداری نہیں کر سکتا۔ میں نے آپ سے بعض وعدے کئے ہیں اور انہیں پورا کرنے کے لئے ہر اقدام کروں گا۔

جی ایم سید میرے بزرگ ہیں لیکن میں نے انتخابات میں ان کی مخالفت کی۔ ملک میں غیر ضروری طور پر راجہ داہر کا اسٹنٹ اٹھایا جا رہا ہے۔ سندھ کے لئے اب راجہ داہر کی کوئی حیثیت نہیں۔

شملہ میں میں نے مختلف نسلوں اور مختلف زبانیں بولنے والے لوگوں کو دیکھا۔ وہ ایک دوسرے کو ہندوستانی کہتے تھے۔ پھر ہم خود کو پاکستانی کیوں نہیں کہہ سکتے؟ مجھے دکھ ہے کہ آج ہم پاکستان کا پرچم لہرانے کی بجائے سیاہ جھنڈے لہرا رہے ہیں۔

یہ کام اب ختم ہو جانا چاہیئے اور تمام طبقوں کو ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر امن کے ساتھ رہنا چاہیئے۔ سندھیوں کو مہاجروں، پٹھانوں، پنجابیوں اور بلوچوں کو اپنا بھائی سمجھنا چاہیئے، کیونکہ ہر شخص پاکستانی ہے۔ پنجاب نے میری زبردست حمایت کی ہے اور مجھے اس پر فخر ہے۔

ایک سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ نئے اور پرانے سندھیوں نے یہ سمجھوتہ کیا ہے۔ یہ ان ہی کا فیصلہ ہے اور میرا خیال ہے یہ صحیح فیصلہ ہے۔

میں آپ سب سے اپیل کرتا ہوں کہ آپ اپنے روزمرہ کے کام دھندوں میں معمول کے مطابق پھر سے مصروف ہو جائیں۔

مجھے عوام اور ملک کے غریب باشندوں پر پورا بھروسہ ہے، ان پر پورا اعتقاد ہے۔ میں آپ سب سے درخواست کرتا ہوں، میرے ہاتھ مضبوط کیجئے۔ مجھے آپ کی مدد اور تعاون کی آج اتنی ضرورت ہے جتنی اس سے پہلے کبھی نہ تھی ۔

پاکستان پائندہ باد

آرڈی نینس

سندھ میں سندھی زبان کی تدریس، ترقی اور استعمال کے ایکٹ ۱۹۷۲ء پر عملدر آمد سے متعلق آرڈی نینس :

تمہید

ہرگاہ کہ اسلامی جمہوریۂ پاکستان کے عبوری آئین کی دفعہ ۲۶۷ ضمنی کے تحت ایک صوبائی مقننہ قومی زبان کی حیثیت پر کوئی بُرا اثر ڈالے بغیر قانون کے ذریعہ قومی زبان کے ساتھ ساتھ صوبائی زبان کی تدریس، ترقی اور استعمال کے سلسلے میں اقدامات کر سکتی ہے۔

اور ہرگاہ کہ اردو ایک قومی زبان ہے اور عوام کا ایک بہت بڑا طبقہ اسے استعمال کرتا ہے۔

اور ہرگاہ کہ شبہات کو دُور کرنے اور وضاحت کے لئے یہ ضروری ہو کہ سندھ میں سندھی زبان کی تدریس، ترقی اور استعمال کے ایکٹ مجریہ ۱۹۷۲ء (ایکٹ دوم ۱۹۷۲ء) پر عملدر آمد سے متعلق بعض دفعات ضروری ہیں اور چونکہ صوبائی اسمبلی کا اجلاس نہیں ہو رہا ہے اور گورنر سندھ سمجھتے ہیں کہ ایسے حالات موجود ہیں جن میں فوری کارروائی کرنا ضروری ہے۔

اس لئے اسلامی جمہوریۂ پاکستان کے عبوری آئین کی دفعہ ۱۳۵ کے

اور حاصل شدہ اختیارات کے تحت گورنر سندھ درج ذیل آرڈی نینس نافذ کر رہے ہیں :

مختصر نام، اطلاق اور تاریخ اجراء

۱- (الف) یہ آرڈی نینس سندھ ایکٹ (سندھی کی تعلیم، ترقی اور استعمال) کے نفاذ کا آرڈی نینس مجریہ ۱۹۷۲ء کہلائیگا۔

(ب) اس کا نفاذ پورے صوبۂ سندھ پر ہوگا۔

(ج) یہ فوری طور پر نافذ العمل ہوگا۔

زبان کی بنیاد پر عدم امتیاز

۲- اس آرڈی نینس کے نفاذ کے ۱۲ سال بعد تک لسانی بنیاد پر :

(الف) کسی شخص سے جو صوبۂ سندھ کے معاملات کے سلسلہ میں سول سروس یا کسی سول عہدہ پر تقرری یا ترقی کا اہل ہوگا، سندھی یا اردو زبان نہ جاننے کی بنیاد پر امتیاز نہیں برتا جائے گا۔

(ب) کوئی شخص جو اس آرڈی نینس کے نفاذ کے فوری پیشتر صوبۂ سندھ کے معاملات کے سلسلے میں سول سروس یا کسی سول عہدہ پر کام کر رہا تھا، اسے محض سندھی یا اُردو زبان نہ جاننے کی بنیاد پر ملازمت سے علیحدہ نہیں کیا جائے گا۔

قانون کا نفاذ اُردو کے خلاف امتیاز ختم کرنے کی غرض سے ہوگا

۳- ایکٹ کا نفاذ اس طریقے سے ہوگا کہ اردو کے استعمال پر بُرا اثر نہیں پڑے گا۔

کراچی :
۱۶- جولائی ۱۹۷۲ء

دستخط/ میر رسول بخش خان تالپور
(گورنر سندھ)